

سُورَةُ نُوحٍ

سُورَةُ نُوحٍ مِائَتِیْنِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اٰیَاتِهَا ۲۸ وَحُكْمُهَا ۲
سورۃ نوح مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں	شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے	۱۲۸ آیتیں ہیں اور دو رکوع
اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝	ہم نے بھیجا نوح کو اسکی قوم کی طرف کہ ڈرنا اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ پہنچے اُن پر عذاب دردناک و	
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اِنْ اَعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيعُوْا ۝ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وِیُخْرِجْکُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَدَّدٍ ۝ اِنْ اَجَلَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	بولا اے قوم میری میں تم کو ڈر سنانا ہوں کھول کر کہ بندگی کرو اللہ کی اور اُس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو و تاکہ بخشے وہ تم کو کچھ گناہ	
ذُنُوْبِكُمْ وِیُخْرِجْکُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَدَّدٍ ۝ اِنْ اَجَلَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	تمہارے اور ڈھیل دے تم کو ایک مقرر وعدہ تک و وہ جو وعدہ کیا ہے اللہ نے جب آپہنچا اسکو ڈھیل نہ ہوگی و اگر تم کو سمجھ ہے و	
قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَنَهَارًا ۝ فَلَمْ یُزِدْهُمْ دُعَآئِیْ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَ اِنِّیْ کُلَّمَا	بولا اے رب میں بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور دن پھر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگنے لگے و اور میں نے جب کبھی	
دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْا اَصۡبَاحَهُمْ فِیْ اَذۡنَانِهِمْ وَاسْتَغۡشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاصۡرَوْا وَاسْتَكۡبَرُوْا ۝	اُن کو بلایا تاکہ تو اُن کو بخشے ڈالنے لگے انگلیاں اپنے کانوں میں و اور لپیٹنے لگے اپنے اوپر کپڑے و اور ضد کی اور غرور کیا	
اَسْتَكۡبَرًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جَهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنۡتُ لَهُمْ وَاَسَرَرۡتُ لَهُمْ اَسْرَارًا ۝	بڑا غرور و پھر میں نے اُن کو بلایا بر ملا و پھر میں نے اُن کو کھول کر کہا اور چھپ کر کہا چپکے سے و	
(۱) حضرت نوح کا واقعہ یعنی اس سے پہلے کہ کفر و شرارت کی بدولت دنیا میں طوفان کے اور آخرت میں دوزخ کے عذاب کا سامنا ہو۔		
(۲) قوم کو تبلیغ یعنی اللہ سے ڈر کر کفر و معصیت چھوڑو اور طاعت و عبادت کا راستہ اختیار کرو۔		
(۳) یعنی ایمان لے آؤ گے تو اُس سے پہلے اللہ کے جو حقوق تلف کیے ہیں وہ معاف کر دیگا، اور کفر و شرارت پر جو عذاب آنا مقدر ہے ایمان لانے کی صورت میں وہ نہ آئیگا۔ بلکہ ڈھیل دی جائیگی کہ عمر طبعی تک زندہ رہو۔ حتیٰ کہ جانداروں کی موت و حیات کے عام قانون کے موافق اپنے مقرر وقت پر موت آئے کیونکہ اُس سے تو بہر حال کسی نیک و بد کو چارہ نہیں۔		
(۴) عذاب کی وعید یعنی ایمان نہ لانے کی صورت میں عذاب کا جو وعدہ ہے اگر وہ سر پر اکھڑا ہوا تو کسی کے ٹالے نہیں ٹلیگا نہ ایک منٹ کی ڈھیل دی جائیگی۔ یا یہ مطلب ہو کہ موت کا وقت معین پر آنا ضروری ہے اس میں تاخیر نہیں ہو سکتی والظاہر ہوا الاول۔ حضرت شاہ صاحب ان آیات کی تفسیر ایک اور طرح کرتے ہیں: یعنی بندگی کرو کہ نوع انسان دنیا میں قیامت تک رہے۔ اور قیامت کو تو دیر نہ لگے گی اور جو سب مل کر بندگی چھوڑ دو تو سارے ابھی ہلاک ہو جاؤ۔ طوفان آیا تھا ایسا ہی کہ ایک آدمی نہ بچے۔ حضرت نوح کی بندگی سے اُنکا بچاؤ ہو گیا۔		

(۵) یعنی اگر تم کو سمجھ رہے تو یہ باتیں سمجھنے اور عمل کرنے کی ہیں۔

(۶) حضرت نوحؑ کی اللہ سے قوم کی شکایت | یعنی نوح علیہ السلام سارے نوسو برس تک اُن کو سمجھاتے رہے۔ جب اُمید کی کوئی جھلک باقی نہ رہی تو مایوس اور تنگدل ہو کر بارگاہِ الہی میں عرض کیا کہ بارخدا میں نے اپنی طرف سے دعوت و تبلیغ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ رات کی تاریکی میں اور دن کے اُجالے میں برابر اُن کو تیری طرف بلاتا رہا۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ تجوں تجوں تیری طرف آنے کو کہا گیا، یہ بد بخت اور زیادہ اِدھر سے منہ پھیر کر بھاگے۔ اور جس قدر میری طرف سے شفقت و دلسوزی کا اظہار ہوا، اُن کی جانب سے نفرت اور بیزاری بڑھتی گئی۔

(۷) کیونکہ میری بات سننا اُن کو گوارا نہیں۔ چاہتے ہیں کہ یہ آواز کان میں نہ پڑے۔

(۸) حضرت نوحؑ کی بات سننے سے اعراض | تا وہ میری اور میں اُن کی صورت نہ دیکھوں۔ نیز انگلیاں اگر کسی وقت کانوں میں ڈھیلی پڑ جائیں تو کچھ کپڑوں کی روک رہے۔ غرض کوئی بات کسی عنوان سے دل میں اُترنے نہ پائے۔

(۹) یعنی کسی طرح اپنے طریقہ سے ہٹنا نہیں چاہتے اور اُن کا غرور اجازت نہیں دیتا کہ میری بات کی طرف ذرا بھی کان دھریں۔

(۱۰) یعنی اُن کے مجمعوں میں خطاب کیا اور مجلسوں میں جا کر سمجھایا۔

(۱۱) یعنی مجمع کے سوا اُن سے علیحدگی میں بات کی، صاف کھول کر بھی، اور اشاروں میں بھی، زور سے بھی اور آہستہ بھی، غرض نصیحت کا کوئی عنوان اور کوئی رنگ نہیں چھوڑا۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ قِدْرَارًا ۝ وَيُبَدِّلُ لَكُمْ بَأُمُوالٍ

تو میں نے کہا گناہ بخشواؤ اپنے رب سے بیشک وہ ہے بخشنے والا ۱۲ چھوڑ دیگا آسمان کی تم پر دھاریں اور بڑھا دیگا تم کو مال

وَبَيْنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ

اور بینوں سے اور بنا دیگا تمہارے واسطے باغ اور بنا دیگا تمہارے لیے نہریں ۱۳ کیا ہوا تم کو کیوں نہیں اُمید رکھتے اللہ سے بڑائی کی فلاں اور اُسی نے

خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقًا ۝ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا

بنایا تم کو طرح طرح سے ۱۴ کیا تم نے نہیں دیکھا کیسے بنا اللہ نے سات آسمان تہہ پر تہہ ۱۵ اور رکھا چاند کو اُن میں اُجالا

وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۝ وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَ

اور رکھا سورج کو چراغ جلتا ہوا ۱۶ اور اللہ نے اُگایا تم کو زمین سے جا کر ۱۷ پھر کمر دیا لیا تم کو اس میں اور

يُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝

نکالے گا تم کو باہر ۱۸ اور اللہ نے بنادیا تمہارے لیے زمین کو بھونا تاکہ چلو اُس میں کشادہ رستے ۱۹

قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالَهُ وَوَلَدَهُ إِلَّا خَسَارًا ۝

کہا نوح نے اے رب میرا انہوں نے میرا کہا نہ مانا اور مانا ایسے کا جس کو اُس کے مال اور اولاد سے اور زیادہ ہو ٹوٹا ۲۰

(۱۲) اللہ سے اپنے گناہ بخشواؤ | یعنی باوجود سینکڑوں برس سمجھانے کے اب بھی اگر میری بات مان کر اپنے مالک کی طرف جھکے اور اُس سے اپنی خطائیں معاف کراؤ گے تو وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ پچھلے سب تصور یقیناً معاف کر دیگا۔

لے اللہ کی بڑائی سے لے روشنی لے چمکتا۔

(۱۳) اللہ کی نعمتیں برسینگی | یعنی ایمان و استغفار کی برکت سے قحط و خشک سالی (جس میں وہ برسوں سے مبتلا تھے) دور ہو جائیگی اور اللہ تعالیٰ دھواں دھار برسنے والا بادل بھیج دیگا جس سے کھیت اور باغ خوب سیراب ہوں گے۔ غلے، پھل، میوہ کی افراط ہوگی، مواشی وغیرہ فرہ ہو جائیں گے، دودھ بھی بڑھ جائیگا، اور عورتیں جو کفر و معصیت کی شامت سے بانجھ ہو رہی ہیں اولاد ذکر جننے لگیں گی۔ غرض آخرت کے ساتھ دنیا کے عیش و بہار سے بھی وافر حصہ دیا جائیگا۔

(تنبیہ) استسقاء کی اصل رُوح | امام ابو حنیفہؒ نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ استسقاء کی اصل حقیقت اور رُوح استغفار و انابت ہے اور نماز اس کی کامل ترین صورت ہے جو سنت صحیحہ سے ثابت ہوئی۔

(۱۴) یعنی اللہ کی بڑائی سے اُمید رکھنا چاہیے کہ تم اُس کی فرمانبرداری کرو گے تو تم کو بزرگی اور عزت و وقار عنایت فرمائے گا۔ یا یہ مطلب ہے کہ تم اللہ کی بڑائی کا اعتقاد کیوں نہیں رکھتے اور اُس کی عظمت و جلال سے ڈرتے کیوں نہیں۔

(۱۵) تمہیں طرح طرح سے پیدا کیا | یعنی مان کے پیٹ میں تم نے طرح طرح کے رنگ بدلے۔ اور اصلی مادہ سے لیکر موت تک آدمی کتنی پلٹیاں کھاتا ہے اور کتنے اطوار و ادوار اور آثار و چہرہ ہاؤ ہیں جن میں کو گزرتا ہے۔

(۱۶) یعنی ایک کے اوپر ایک۔

(۱۷) آسمان اور چاند سورج پیدا کئے | سورج کا نور تیز اور گرم ہوتا ہے جس کے آتے ہی رات کی تاریکی کا فور ہو جاتی ہے۔ شاید اس لیے اُس کو جلتے چراغ سے تشبیہ دی۔ اور چاند کے نور کو اسی چراغ کی روشنی کا پھیلاؤ سمجھنا چاہئے۔ جو جرم قمر کے توسط سے ٹھنڈی اور صمیمی ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۸) یعنی زمین سے خوب اچھی طرح جماؤ کے ساتھ پیدا کیا۔ اول ہمارے باپ آدم مٹی سے پیدا ہوئے پھر نطفہ جس سے بنی آدم پیدا ہوتے ہیں غذا کا خلاصہ ہے جو مٹی سے نکلتی ہے۔

(۱۹) یعنی مرے پیچھے مٹی میں ملجاتے ہیں۔ پھر قیامت کے دن اُسی سے نکالے جائیں گے۔

(۲۰) یعنی اُس پر لٹیٹو، بیٹھو، چلو، پھرو، ہر طرف کشادہ راستے نکال دیے ہیں۔ ایک شخص چاہے اور وسائل ہوں تو ساری زمین کے گرد گھوم سکتا ہے۔ راستہ کی کوئی رکاوٹ نہیں۔

(۲۱) انہوں نے میرا کہا نہیں مانا | یعنی اپنے رئیسوں اور مالداروں کا کہا مانا جن کے مال و اولاد میں کچھ خوبی اور بہتری نہیں بلکہ وہ اُن پر ٹوٹا ہے اُن ہی کے سبب دین سے محروم رہے اور غایت تمرد و تجبر سے انہوں کو بھی محروم رکھا۔

وَمَكْرُوا مَكْرًا كَبِيرًا ۝ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا ۝

اور داؤ کیجئے بڑا داؤ ۲۱ اور بولے ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو ۲۲ اور نہ چھوڑو وڈ کو اور نہ سواع کو

وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۝ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝

اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق اور نہ نسر کو ۲۳ اور بہکا دیا بہتوں کو اور تو نہ زیادہ کرتا بے انصافوں کو مگر بھٹکنا ۲۴

مِنَّا خَطِئْتَهُمْ أُغْرَقُوا فَاَدْخُلُوا نَارًا ۝ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ

کچھ وہ اپنے گناہوں سے دبائے گئے پھر ڈالے گئے آگ میں ۲۵ پھر نہ پائے اپنے واسطے انہوں نے اللہ کے سوائے

اَنْصَارًا ۝ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دِيَارًا ۝

کوئی مددگار ۲۶ اور کہا نوح نے اے رب نہ چھوڑو زمین پر منکروں کا ایک گھر بننے والا ۲۷

إِنَّكَ إِن تَذَرُهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَدْرُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ رَبِّ

مقرر اگر تو چھوڑ دے گا اُنکو بہکا دینگے تیرے بندوں کو اور جو جنس گے سو ڈھیلے حق کا منکر ۲۸ اے رب

اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

معاف کر مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو آئے میرے گھر میں ایماندار اور سب ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو ۲۹

وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝

اور گنہگاروں پر بڑھت رکھ یہی برباد ہونا

(۲۲) یعنی سب کو سمجھا دیا کہ اس کی بات نہ مانو اور طرح طرح کی ایذا رسانی کے درپے رہے۔

(۲۳) دوسروں کو بات نہ ماننے کی وصیت | یعنی اپنے مجبوروں کی حمایت پر جسے رہنا، نوح کے بہکائے میں نہ آنا کہتے ہیں کہ سینکڑوں برس تک ہر ایک اپنی اولاد اور اولاد اور اولاد کو وصیت کر جاتا تھا کہ کوئی اس بڑے (نوح) کے فریب میں نہ آئے اور اپنے آبائی دین سے قدم نہ ہٹائے۔

(۲۴) قوم نوح کے بُت | یہ اُنکے بتوں کے نام ہیں۔ ہر مطلب کا ایک الگ بت بنا رکھا تھا۔ وہ ہی بُت پھر عرب میں آئے۔ اور ہندوستان میں بھی، اسی قسم کے بُت بشنو، برہما، اندر، شو اور ہنومان وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہیں۔ اس کی مفصل تحقیق حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے تفسیر عزیزی میں کی۔ بعض روایات میں ہے کہ پہلے زمانہ میں کچھ بزرگ لوگ تھے۔ اُن کی وفات کے بعد شیطان کے اغواء سے قوم نے اُن کی تصویریں بطور یادگار بنا کر کھڑی کر لیں۔ پھر اُن کی تعظیم ہونے لگی۔ شدہ شدہ پرستش کرنے لگے۔ العیاذ باللہ۔

(۲۵) حضرت نوح کی بددعا کی وجہ سے حضرت شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں یعنی (بھٹکتے رہیں) کوئی تدبیر (سیدھی) بن نہ پڑے۔ اور حضرت شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ استدراج کے طور پر بھی ان کو اپنی معرفت سے آشنا نہ کر، اور عام مفسرین نے ظاہری معنی لیے ہیں۔ یعنی اے اللہ ان ظالموں کی گمراہی کو اور بڑھا دیجیے تا جلد شقاوت کا پیمانہ لبریز ہو کر عذاب الہی کے مورد بنیں مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ بددعا اُن کی ہدایت سے بکلی مایوس ہو کر کی، خواہ مایوسی ہزار سالہ تجربہ کی بناء پر ہو یا حق تعالیٰ کا یہ ارشاد سُن چکے ہوں گے۔ اِنَّكَ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اَكَا مَسْ جَنَّ اَمْسْ (ہود۔ رکوع ۴) بہر حال ایسی مایوسی کی حالت میں تنگدل اور غضبناک ہو کر یہ دعا کرنا کچھ مستبعد نہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جب کسی شخص یا جماعت کے راہ راست پر آنے کی طرف سے قطعاً مایوسی ہو جائے اور نبی اُن کی استعداد کو پوری طرح جانچ کر سمجھ لے کہ خیر کے نفوذ کی ان میں مطلق گنجائش نہیں بلکہ ان کا وجود ایک عضو فاسد کی طرح ہے جو یقیناً باقی جسم کو بھی فاسد اور مسموم کر ڈالے گا۔ تو اس وقت اُن کے کاٹ ڈالنے اور صفحہ ہستی سے محو کر دینے کے سوا دوسرا کیا علاج ہے اگر قتال کا حکم ہو تو قتال کے ذریعہ سے اُن کو فنا کیا جائے یا قوت توڑ کر ان کے اثر بد کو متعدی نہ ہونے دیا جائے۔ ورنہ آخری صورت یہ ہے کہ اللہ سے دعا کی جائے کہ وہ اُن کے وجود سے دنیا کو پاک کر دے اور اُن کے زیریے جہنم سے دوسروں کو محفوظ رکھے۔ کما قال: ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرُهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ ۝ بہر حال نوح کی دعا اور اسی طرح موسیٰ علیہما السلام کی دعا جو سورۃ یونس میں گذری اسی قبیل سے تھی۔ واللہ اعلم۔

(۲۶) قوم کا انجام | یعنی طوفان آیا اور بظاہر پانی میں ڈبا گئے۔ لیکن فی الحقیقت برزخ کی آگ میں پہنچ گئے۔

(۲۷) یعنی وہ بُت (ود، سواع، یغوث وغیرہ) اس اڑے وقت میں کچھ بھی مدد نہ کر سکے یوں ہی کس مہر سی کی حالت میں مرکب گئے۔

(۲۸) کفار کی ہلاکت کی بددعا | یعنی ایک کافر کو زندہ نہ چھوڑیے۔ ان میں کوئی اس لائق نہیں کہ باقی رکھا جائے جو کوئی رہیگا۔ میرا تجربہ یہ کہتا ہے۔

کہ اس کے نطفہ سے بھی بے حیا، ڈھیٹھ، منکر حق اور ناشکرے پیدا ہونگے اور جب تک ان میں سے کوئی موجود رہے گا خود تو راہ راست پر کیا آتا دوسرے ایمانداروں کو بھی گمراہ کرے گا۔

(۲۹) مومنین کے لیے دعاء یعنی میرے مرتبہ کے موافق مجھ سے جو تقصیر ہوئی ہو، اپنے فضل سے معاف کیجیے۔ اور میرے والدین اور جو میری کشتی یا میرے گھر یا میری مسجد میں مومن ہو کر آئے ان سب کی خطاؤں سے درگزر فرمائیے۔ بلکہ قیامت تک جس قدر مرد اور عورتیں مومن ہوں سب کی مغفرت کیجیے۔ اے اللہ! نوح علیہ السلام کی دعاء کی برکت سے اس بندۂ عاصی و خاطی کو بھی اپنی رحمت و کرم سے مغفور کر کے بدون تعذیب دنیوی و آخروی اپنی رضا و کرامت کے محل میں پہنچائیے۔ اَللّٰهُمَّ قَرِیْبُ حَبِیْبِ الدُّعَوٰتِ۔

تم سورۃ نوح و الحمد والمسنہ

